سوال نمبر 2

عقیدہ آخرت

تعارف: اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ایک عقیدہ آخرت ہے۔ جس طرح انسان دنیا میں اپنے سے اوپر والے آفیسر کو جواب دہ ہے اور بچے اپنے والدین کو جواب دہ ہیں اسی طرح تمام مخلوق اپنے بنانے والی ذات کو اس دنیا میں کیے گئے سارے اعمال کا حساب دینے کی پابند ہے اور اس پر یقین کرنا مسلمانوں کے دین کا اہم حصہ ہے۔

عقیدہ آخرت کے اہم اصول

1. موت پر یقین: جس طرح ہر چیز ایک نہ ایک دن ضرور ختم ہو جاتی ہے اسی طرح انسان بھی ایک دن اس دنیا سے کوچ کر جاتا ہے اور یہ مرحلہ اس دنیا سے اگلی دنیا میں جانے کا ہوتا ہے جسے موت کا نام دیا گیا ہے اور اس پر یقین انتہائی ضروری ہے جیسا کہ عقیدہ آخرت پر اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہیں
"کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ" ترجمہ "ہر نفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے"

2. موت کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کا یقین: عقیدہ آخرت کے اہم جز میں سے ایک جز یہ ہے کہ اس دنیا کے بعد ایک اور دنیا ہے اور اس موت کے بعد اللہ دوبارہ اٹھانے پر قادر ہیں اور موت

کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کا یقین مسلمانوں کی زندگی میں ماننا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں قرآن مجید میں فرمایا ہے۔

"اور وہی رب ہے جس نے تمہیں پہلی بار زندہ کیا اور وہی رب دوبارہ زندہ کرنے کی قدرت رکھتا ہے"

3. عالم برزخ کی زندگی پر یقین =

عالم برزخ کی زندگی پر یقین عقیدہ آخرت کا ایک اہم اصول ہے اس بات پر یقین رکھنا کہ موت کے بعد نیک روحیں علیین اور بری روحیں سجین میں رہیں گی یہ ضروری ہے کیونکہ آخرت آنے سے پہلے قبر میں ہی سزا جزا کا عمل شروع ہو جائے گا

4. احتساب کا یقین =

عقیدہ آخرت کا ایک اہم اصول یہ بھی ہے کہ انسان کا احتساب پر یقین ہو۔ عموماً انسان کی ہر چیز کا احتساب ہوتا ہے تو وہ اپنی دنیا میں اچھے برے کاموں کا اللہ کے ہاں جواب دہ ہوگا۔ اسی لیے اللہ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔

"جو ذرا برابر نیکی کرے گا اسکو اجر ملے گا اور جو ذرا برابر گناہ کرے گا اسکو سزا ملے گی"

5. ہمیشہ کی زندگی پر یقین =

عقیدہ آخرت ایک اہم اصول کا یہ بھی ہے کہ اس دنیا کے بعد جو اگلی زندگی ہوگی وہ ہمیشہ کی ہوگی اور اگر انسان جنت میں جائے گا تو ہمیشہ وہی رہے گا اور اگر ٹھکانہ جہنم ہوا تو ہمیشہ کے لیے اس میں رہے گا کیونکہ اس دنیا سے نجات تو موت کی صورت میں مل

جائے گی مگر آخرت کی زندگی کبھی ختم نہیں ہو گی۔

عقیدہ آخرت کے انفرادی اور معاشرے کی زندگی پر اثرات

1. عزتِ نفس اور خودداری کا احساس =

انسان کو عقیدہ آخرت پر یقین کی وجہ سے خودداری کا احساس ہوتا ہے اور وہ کسی کے آگے نہیں جھکتا جس سے اس کی عزتِ نفس مجروح نہیں ہوتی وہ جانتا ہے کہ یہ سب ایک دن ختم ہو جائے اور اس سب کے بعد ایک اور نہ ختم ہونے والی زندگی شروع ہو گی اور عقیدہ آخرت کی وجہ سے اس کی عزتِ نفس محفوظ رہتی ہے۔

2. انسان کو احتساب کا احساس ہونا =

انسان جانتا ہے کہ وہ اس دنیا میں جو کچھ بھی کرے گا اس کا اگلی دنیا میں حساب کتاب ہوگا اس سے وہ برے کاموں سے بچتا ہے اور وہ جانتا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول ارشاد ہے کہ:

"دنیا آخرت کی کھیتی ہے"

اس دنیا میں جو اعمال کیے جائیں گے اس کا آخرت والے دن احساب ہوگا۔ عقیدہ آخرت انسان کے اندر احتساب کا احساس پیدا کرتا ہے۔

3. حقوق و فرائض پورے کرنے کا جذبہ دیتا ہے

عقیدہ آخرت کے معاشرے پر اثرات یہ ہیں کہ ہر فرد کے اندر دوسرے انسانوں کے حقوق پورے کرنے کا جذبہ ہوتا ہے وہ جانتا ہے

کہ آخرت کے دن اس سے ہمسائے عزیزوں اور رشتہ داروں کے حقوق پر سوال و جواب ہوں گے اس لیے وہ ہر کسی کے حقوق و فرائض کا خیال رکھتا ہے اور ان کو ہر حال میں پورے کرنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ آخرت والے دن اللہ کے ہاں سے سرخرو ہو سکے

4. انسان کے اندر غرور و تکبر کو ختم کرتا ہے۔

عقیدہ آخرت انسان کے اندر غرور و تکبر کو ختم کر دیتا ہے وہ جانتا ہے کہ یہ سب ختم ہو جاتا ہے اور پھر یہ کہ یہ سب بنانے والی ذات کے سامنے انسان نے پیش ہونا ہے اور وہ جانتا ہے کہ اس کے ہر عمل کا احتساب ہوگا تو انسان کے اندر غرور و تکبر ختم ہونے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ معاشرتی لحاظ سے انسان کسی کو حقیر نظر سے نہیں دیکھتا کیونکہ اسکو احتساب کا خوف ہوتا ہے۔

5. اللہ کے راستے میں مال خرچ کرنے کا جذبہ دیتا ہے۔

عقیدہ آخرت انسان کے اندر اللہ کے راستہ میں مال خرچ کرنے کا جذبہ پیدا کرتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ میرے پاس تمام دولت اللہ کی طرف سے انعام ہے تو وہ اللہ سے محبت کا اظہار کرتا ہے اور اس کی خوشنودی اور آخرت میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے مال و دولت اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے جیسا کہ اللہ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ "اور ایمان والے دولت اللہ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں تو اللہ اس سے محبت کرتے ہیں"

6. انسان کو امید دیتا ہے اور تنگ نظری سے بچاتا ہے۔

عقیدہ آخرت انسان کو امید دیتا ہے کیونکہ انسان جانتا ہے کہ اس کے ساتھ کی گئی ہر زیادتی کا ازالہ آخرت والے دن ہوگا اس کے علاوہ انسان کے اندر عقیدہ آخرت تنگ نظری کو ختم کرتا

کرتا ہے وہ ہر کسی کو وسعت نظر سے دیکھتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ ہم سب کو بنانے والی ذات بھی ایک ہے اور ہم سب نے آخرت کے دن اسی ذات کے سامنے پیش ہونا ہے اور اس کو ہر اعمال کا حساب دینا ہے یہ عقیدہ آخرت کا معاشرے پر اچھا تاثر ڈالتا ہے

7. اور مذاہب کے لوگوں کے ساتھ اچھے طریقے سے رہنے کا درس دیتا ہے

انسان جانتا ہے کہ اللہ نے تمام مخلوق کو پیدا کیا ہے اور ہر کسی نے اسی کو ہی جواب دینا ہے نیز یہ کہ اچھے اخلاق والوں کے اجر دوسروں سے زیادہ ہیں اور یہ کہ غیر مسلموں کو پیدا کرنے والی ذات ہی اُن کو انعام دینے کی ہمت رکھتی ہے تو وہ ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتا ہے کیونکہ اور مذہب میں عقیدہ آخرت کا تصور نہیں مگر اسلام عقیدہ آخرت کو ایمان کا اہم رکن بناتا ہے

8. امر بالمعروف و نہی المنکر کا درس دیتا ہے اور انسان اس پر عمل کر کے اپنی آخرت اچھی کرنے کی کوشش کرتا ہے

انسان جانتا ہے کہ اس نے اچھے اعمال سے ہی آخرت کی عدالت میں سرخرو ہونا ہے تو وہ خود اچھے اعمال کرنے کی کوشش کرتا ہے اور معاشرے کے دوسرے لوگوں کی بھلائی بھی سوچتا ہے کہ میرے ہمسائے اور رشتے دار بھی آخرت میں نیک لوگوں میں شامل ہوں تو ان کو بھی نیک کام کرنے کا حکم دیتا ہے اور برے کاموں سے روکتا ہے۔ جیسا کہ اللہ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے

"مومن تو وہ ہیں جو نیک کام کا حکم دیتے ہیں اور برے کاموں سے روکتے ہیں اور ایک اللہ پر اور آخرت کی زندگی پر یقین رکھتے ہیں"

9. معاشرے کے کمزور لوگوں کی مدد اور حقوق پورے کرنے کا جذبہ پیدا کرتا ہے

انسان اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے معاشرے کے کمزور اور بے یارو مددگار لوگوں کی نہ صرف مدد کرتا ہے بلکہ کوشش کرتا ہے کہ اس کے ذمے جو اللہ نے حقوق لگائے ہیں اُن کو پورا کرے تاکہ آخرت کے دن جب ہر طرف نفسا نفسی کا عالم ہوگا سرخرو ہو سکے۔ عقیدہ آخرت کی وجہ سے معاشرے کے اندر توازن برقرار رہتا ہے اور تمام افراد ایک دوسرے کے حقوق پورے کرتے ہیں

10. آخرت کو ترجیح دینے اور مال کا صحیح استعمال کرنے کا جذبہ پیدا کرتا ہے

آخرت کے حساب کی وجہ سے انسان دنیا میں ہر اس کام سے اجتناب کرتا ہے جس سے اللہ کے ناراض ہونے کے امکان ہوں اس سے وہ دنیا میں ہی آخرت کو ترجیح دیتا ہے۔ اس کے علاوہ آخرت کے خوف سے ہی وہ مال کا صحیح استعمال کرتا ہے اور نعمتوں کا شکر ادا بھی کرتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اس کے بعد ایک اور زندگی ہے "اور جان رکھو تمھیں اُس کے پاس حاضر ہونا ہے"

حاصل بحث:

اس مندرجہ بالا بحث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ عقیدہ آخرت انسان کی انفرادی اور معاشرتی زندگی میں حقوق و فرائض کو پورا کرنے سے لے کر حلال مال کمانے، اللہ کی راہ میں خرچ کرنے وغیرہ تک کے معاملے کو فروغ دیتا ہے اور انسان کو یہ سکھاتا ہے کہ اللہ ہی قادر مطلق ہے اور صرف وہی ذات ہی سجدہ کے قابل ہے۔ بقول شاعر کے

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدے سے دیتا ہے آدمی کو نجات

سوال نمبر 7

خواتین کے حقوق و کردار اور مقام

تعارف = عورت اور مرد اللہ کی بنائی گئی مخلوق میں سب سے افضل مخلوق ہے جہاں مرد کو گھر کا بادشاہ قرار دیا وہی عورت کو بھی گھر کی ملکہ کے لقب سے نوازا اور دنیا میں انصاف کا تقاضا بھی یہی نافذ کیا کہ دونوں کو برابر حقوق دیئے گئے۔ دین اسلام نے خواتین کو مرد کے مقابلے میں زیادہ حقوق دیئے جبکہ دوسرے مذاہب میں مرد کے ملکیت قرار دیا گیا ہے اور ان کے حقوق بھی نہیں دیئے گئے ذیل میں تفصیل سے بیان کیا جارہا ہے۔

عورت کے حقوق مقام اسلام سے پہلے =

اسلام سے پہلے عرب میں لڑکی کا پیدا ہونا جرم قرار پایا اور زندہ دفن کر دیا جاتا تھا جبکہ یہود مذاہب میں عورت کو حضرت آدم کو بہکانے کا الزام لگا کر حقوق ختم کر دیئے تھے۔ ہندو مذہب میں عورت اپنے مرد کی لاش کے ساتھ زندہ جلادی جاتی تھی اور دوسرے مذاہب میں عورت کا مقام غلام سے آگے نہیں تھا اکثر صرف جسم کی خوشی کے لیے اور کام لیا جاتا تھا

عورت کے حقوق مقام کردار اسلام کے بعد =

اسلام نے عورت کو وہ مقام حقوق دیئے جو کوئی مذہب دینے کی سوچ بھی نہیں سکتا۔ گھر کی ملکہ بنایا اور ماں کی صورت میں جنت کی اہمیت سے واضح کیا قرآن و سنت کے لحاظ سے عورت کا مقام آگے بیان کیا گیا ہے۔

خواتین کا مقام، حقوق اور کردار قرآن مجید کی روشنی میں

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے واضح عورت کا کردار، رتبہ اور حقوق واضح کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قرآن مجید میں فرمان ہے۔

"عورت کے ساتھ معاشرت میں نیکی اور انصاف کو ملحوظ رکھو"

قرآن مجید میں اللہ نے خواتین کے مردوں پر اور مردوں کے خواتین پر واضح حقوق بتلائے اور اس کے ساتھ خواتین کو جائیداد میں حصہ دیا اور اس کے ساتھ اُن کی ذمہ داری والد اور شادی کے بعد شوہر پر عائد کی۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں مرد اور عورت کو برابر اجر دینے کا وعدہ فرمایا نیکیوں کا اور اچھے اعمال کا اور نیک بیوی کو سکون قرار دیا ایک جگہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

"اے نبی ﷺ جب آپ کے پاس ایمان والی عورتیں حاضر ہوں تو آپ ﷺ اُن سے بیعت لیں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گی اور کوئی بہتان گھڑ کر نہیں لائیں گی اور بدکاری نہیں کریں گی اور چوری نہیں کریں گی اور اپنی اولادوں کو قتل نہیں کریں گی۔"

قرآن مجید میں اللہ نے خواتین کو جائیداد میں حصہ دینے کا حکم دیا کہ

"اور والدین اور رشتہ داروں کے ترکے میں جو کچھ بچے اُس میں سے مردوں کا حصہ ہے اور والدین اور رشتہ داروں کے ترکے میں سے عورتوں کا حصہ ہے۔"

خواتین کا مقام حقوق اور کردار حدیثِ نبیؐ کی روشنی میں

حدیثِ نبویؐ سے خواتین کے مقام اور کردار اور حقوق کی اہمیت اس بات سے ظاہر ہوتی ہے کہ آپؐ کے آنے کے بعد عورتوں کو زندہ دفن نہیں کیا گیا تھا اس کے علاوہ تعلیم کا حق صرف مالدار عورتوں کا ہوتا تھا مگر آپؐ نے دونوں اور ہر طرح کی عورت کے لیے فرض کیا ارشاد ہے

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے"

اس کے علاوہ آپؐ کا اپنی بیویوں کے سلوک اور حقوق کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ ہر ایک کے پورے حقوق ادا کرتے اور ہر بیوی کے ہاں ایک رات گزارتے اور تمام بنیادی فراہم کرتے۔ آپؐ کا فرمان ہے:

"دنیا کی یہ چیزیں میرے نزدیک بہت محبوب کی گئی ہیں خوشبو، عورتیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز ہے"

ایک مرتبہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے آپؐ سے غصے میں بات کی اور اسی ہی وقت حضرت ابوبکر صدیقؓ گھر آئے تو انھوں نے آپؐ کی محبت میں حضرت عائشہ پر ہاتھ اٹھانا چاہا مگر آپؐ نے حضرت عائشہ کو بچا لیا اور کچھ دن کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آکر معافی مانگی۔ اس واقعے سے عورت کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے آپؐ کا ارشاد ہے

"کامل مومن وہ ہے جس کا کردار اچھا ہو اور جو اپنی بیوی سے اچھے سلوک سے پیش آئے"

Scanned with CamScanner

عورت کا مقام، کردار اور حقوق: ماں کی حیثیت سے

ایک ماں کی حیثیت سے عورت کا مقام یہ ہے کہ جنت اس کے پاؤں میں رکھ دی گئی ہے اور کردار ایسا کہ ہر کوئی اپنی ماں کی خصوصیات اپنی بیوی میں تلاش کرتا ہے اور ماں کو اللہ نے حقوق ایسے دیے ہیں کہ کسی اور کو نہیں دیے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں:

"اے حضور ﷺ فرما دیجیے کہ تم اس اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ۔"

آپ ﷺ نے والدین کے چہرے کو دیکھنے پر ایک حج کے اجر جتنا ثواب کا فرمایا ہے۔ اس سے ماں کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔

عورت کا مقام، کردار اور حقوق: بیوی کی حیثیت سے

ایک بیوی کی اسلام نے یہ اہمیت بیان کی ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"وہ تمہارے لباس ہیں اور تم ان کے لیے لباس ہو۔"

دین اسلام میں بیوی کی کفالت اس کے شوہر کے سپرد کی گئی ہے اور وہ ہر طرح سے اس کو ہر چیز دینے کا پابند ہے۔ ایک دفعہ سفر کے موقع پر اونٹ کو چلانے والے نے زور سے ہانکنا لگا اور اس اونٹ پر آپ ﷺ کی ازواج سوار تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا دھیان سے یہ میرے شیشے ہیں۔ قرآن مجید میں بیوی کو سکون قرار دیا گیا ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے "بیوی کا شوہر پر اتنا ہی حق ہے جتنا کہ شوہر کا بیوی پر۔ سو جو خود کھاؤ انہیں بھی وہی کھلاؤ اور خود پہنو انہیں بھی وہی پہناؤ اور علیحدگی اختیار کرنی ہو تو گھر میں کرو۔"

عورت کا مقام، کردار اور حقوق: بہن کی حیثیت سے

ایک بہن کی اہمیت اس واقعہ سے اندازہ لگائی جا سکتی ہے کہ جب آپ ﷺ کی رضاعی بہن حضرت شیما گرفتار ہو کر مدینہ لائی گئیں اور جب آپ ﷺ نے انہیں پہچانا تو اُن کے لیے اپنی چادر بچھائی اور اس پر بٹھایا اس کے بعد اُن کو تحائف دے کر اور اُن کے قبیلے واپس بھیج دیا۔ اس کے علاوہ دین اسلام نے بہن کے لیے اپنے بھائیوں کے وراثت میں سے بھی حصہ دیا اور گھر کے ساتھ معاشرے میں بھی ایک علاوہ مقام عطا کیا۔

عورت کا مقام، کردار اور حقوق: بیٹی کی حیثیت سے

اسلام سے پہلے جہاں بیٹی کو زندہ دفن کر دیا جاتا تھا وہاں پر دین اسلام نے نہ صرف حقوق دیئے بلکہ گھر کی شہزادی کا لقب دیا اور سارے حقوق عطا کیے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے
"جس نے دو بیٹیوں کی اچھی طرح پرورش کی اور پھر اُن کی شادی کی تو وہ آخرت کے دن جنت میں داخل ہو گا۔"

بیٹی کی اہمیت اور مقام کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے پاس آتیں تو آپ ﷺ کھڑے ہو کر اور چند قدم آگے آ کر استقبال کرتے تھے۔ اسلامی معاشرے میں بیٹی کو گھر کی رونق قرار دیا گیا ہے۔

مسلمان عورت مغربی عورت سے زیادہ با اختیار ہے کیسے

معاشی طور پر با اختیار =

ایک مسلمان عورت معاشی طور پر مغربی خواتین سے با اختیار ہے کیونکہ مغرب میں تمام انسان برابر کام کرتے ہیں چاہیے وہ شوہر ہو یا بیوی مگر اسلامی معاشرے میں بیوی کو کام کرنے پر مجبور نہیں کیا جاتا بلکہ اللہ نے یہ ذمہ داری ساری مرد پر عائد کی ہے کہ وہ بیوی کی تمام ضروریات پوری کرے۔

سماجی طور پر با اختیار =

مغرب میں عورت کی سماج میں کوئی خاص عزت نہیں بلکہ اس کو بھی مرد کی طرح ہر جگہ استعمال کیا جاسکتا ہے مگر اسلامی معاشرے میں گھر سے لے کر عملی زندگی اور دفتروں تک خواتین کو اعلیٰ اختیار اور عزت عطا کی گئی ہے۔ اور ہر جگہ پہلے خواتین کو موقع دیا جاتا ہے اور پھر مرد کو۔

دینی طور پر با اختیار =

مغرب میں خواتین دینی طور پر با اختیار نہیں بلکہ مرد یا شوہر کے رحم و کرم پر ہوتی ہے مگر اسلامی معاشرے میں عورت مکمل طور پر با اختیار

سکتی ہے وہ ہر کام کر سکتی ہے جو مرد پر فرض کیا گیا وہ روزے رکھ سکتی ہے نماز ادا کر سکتی ہے، زکوٰۃ ادا کر سکتی ہے۔

ثقافتی طور پر با اختیار:

مغرب میں خواتین ثقافتی طور پر با اختیار نہیں مگر وہ ہر حالات کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنے کی پابند ہوتی ہے مگر اسلامی ریاست میں خواتین کو کوئی زور زبردستی کسی چیز کے پہننے یا کوئی کام کرنے میں اجازت نہیں۔ مسلمان ثقافتوں میں خاندانی اور سماجی تعلقات مسلمان عورت کو ثقافتی طور پر با اختیار بناتی ہیں۔

حاصل بحث:

اس مندرجہ بالا بحث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ خواتین اسلام سے پہلے اور جہاں اسلام سے دور ہیں کو وہ حقوق نہیں دیئے گئے جو اسلام نے خواتین کو دیئے ہیں۔ برطانیہ میں بی بی سی کے ایک سروے کے مطابق 93 فیصد خواتین چاہتی ہیں کہ اُن کی معاشی ذمہ داری اُن کے شوہر اٹھائے جبکہ دین اسلام میں یہ ذمہ داری پہلے سے ہی مرد کے ذمہ لگائی گئی ہے۔ اور اس کے ساتھ خواتین کو مردوں سے زیادہ حقوق دیئے گئے ہیں اور ان کے کردار کو اچھا کہا گیا ہے اور اسلام نے ہی مسلم خواتین کو با اختیار بنایا ہے۔

سوال نمبر 8

ا۔ اسلام کا معاشی نظام

تعارف =

دنیا میں مختلف معاشی نظام لائے گئے اور نفاذ کرنے کے لیے حتیٰ کہ طاقت کا استعمال کیا گیا تو نتیجہ یہ نکلا کہ اشتراک کے نظام کی وجہ سے روس کے حصے ہو گئے اس کے برعکس اسلام کا معاشی نظام نے صرف 22 سال کے عرصے میں پورے عرب سے غربت کا خاتمہ کیا اور وافر مقدار میں دولت حاصل کر کے دیکھا ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلامی معاشی نظام ہی دنیا کو صحیح طرح سے چلا سکتا ہے۔

مغرب کا معاشی نظام =

مغرب کا معاشی نظام اشتراک سے لے کر مشترکہ معیشت کے نظام پر قائم تھا اور یہ سارا نظام ایڈم سمتھ کی کتاب قوم کی دولت کی عکاسی کرتا ہے جو امیر کو امیر تر اور غریب اور مزید غریب تر کر رہا ہے سود کو فروغ دیا جا رہا ہے اور کسی بھی جگہ بنیادی ضروریات تک نہیں دی سکی

اسلام کا معاشی نظام =

اسلام کا معاشی نظام تین اصولوں پر قائم ہے۔ کمو وسائل میں تمام لوگوں کے لیے برابر دولت کمانے کے مواقع دینا غریبوں اور ضرورت مندوں کی زکوٰۃ کے ذریعے مدد کرنا اور ریاست کا بنیادی ضروریات فراہم کرنا شامل ہے

اسلام کے معاشی نظام کے اصول۔

اخلاقی اصول۔

اسلام کے معاشی نظام کا پہلا اصول اخلاق پر مبنی ہے۔ اخلاقی اصول سے مراد حلال و حرام میں فرق کرنا ہے۔ اس کے بارے میں اللہ کا فرمان ہے۔
"اے ایمان والوں حلال اور پاکیزہ چیزوں کھاؤ"

دولت کمانے کا یکساں مواقع۔

اسلام کا دوسرا معاشی اصول یکساں دولت کے لئے کمانے کے مواقع فراہم کرنا ہے جبکہ مغرب میں امیروں کے لیے علیحدہ سہولیات ہیں اور غریبوں کے لیے علاوہ ازیں اسلام نے اسلامی حکومت کی ذمہ داری لگائی ہے کہ وہ یکساں مواقع فراہم کرے

ذخیرہ اندوزی کی ممانعت۔

اسلامی معاشی نظام میں ذخیرہ اندوزی کی نہ صرف ممانعت کی گئی ہے بلکہ اس کے لیے سزا کا اعلان بھی کیا گیا ہے جبکہ مغربی معاشی نظام میں ذخیرہ اندوزی عام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے
"اور وہ لوگ جو سونا چاندی جمع کرتے ہیں اور اللہ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے عذاب کی خبر سنو دو"

ایماندار تاجروں کا مقام۔

اسلامی معاشی نظام ایمانداری کو فروغ دیتا ہے۔ ایک دفعہ آپ ﷺ نے بازار کا دورہ کیا اور ایک دکان پر گندم کے اندر ہاتھ ڈالا تو وہ گیلی تھی آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو مال کا نقص ہو وہ سامنے رکھو۔ اسی طرح ایماندار تاجر کا مقام آخرت والے دن شہداء اور انبیاء کے برابر ہوگا۔

ناپ تول میں کمی سے اجتناب:

اسلامی معاشی نظام میں ناپ تول میں کمی سے منع کیا گیا ہے اور اس کی ضروری سزا بھی مقرر کی ہے۔ حضرت عمرؓ کے دور میں خواتین بازوں میں گھومتی تھی اور ناپ تول میں کمی کرنے والے کو کوڑے مارے جاتے تھے۔

دولت کی گردش کو یقینی بنانا:

اسلامی معاشی نظام میں دولت کی گردش کو یقینی بنایا گیا ہے جبکہ مغرب کے معاشی نظام میں دولت صرف چند خاندانوں تک محدود رہ گئی ہے۔ آئی۔ ایم۔ ایف کی 2020 رپورٹ کے مطابق دنیا کی 87 فیصد دولت صرف دو فیصد لوگوں کے ہاتھوں میں ہے۔ آپؐ کا ارشاد ہے:

"ایسا نہ ہو کہ دولت تمہارے صرف امیروں کے پاس رہے اور ان کے درمیان گردش کرتی رہے۔"

سود سے پاک معیشت:

اسلامی معاشی نظام میں سود سے منع کیا گیا ہے اور سود کو اللہ کے ساتھ جنگ کا نام دیا ہے۔ سود دینے والا، سود لینے والا، سود کے پیسے لکھنے والا اور گواہی دینے والے سب جہنم میں جائیں گے۔ اس کے برعکس مغرب میں اس کو فروغ دیا جاتا ہے۔

اسلامی ریاست میں ذرائع آمدن =

اسلامی ریاست میں آمدن کا دارومدار سیدھا ٹیکس لگانا ہے جس طرح پوری آزادی سے کمانے کا حق دیا گیا ہے۔ دوسری طرح ٹیکس بھی لگایا گیا ہے تاکہ غریبوں کی فلاح و بہبود کے لیے رقم اکٹھی کی جائے۔ اسلامی ریاست زکوٰۃ طاقت کے زور بھی حاصل کرنے کی پابند ہے اس کے علاوہ زکوٰۃ و صدقات کو فروغ دینا بھی شامل ہے۔

سماجی تحفظ کو یقینی بنانا =

اسلامی معاشی نظام میں سماجی تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے ایک ادارہ قائم کیا گیا ہے۔ بیت المال جس کا کام ضرورت مندوں کی مدد کرنا ہے اور حکومت وقت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس کے ساتھ بھرپور تعاون کرے۔

حاصل بحث =

اس مندرجہ بالا بحث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ دین اسلام ہر لحاظ سے انسانیت کی بھلائی کے لیے راہنمائی فراہم کرتا ہے۔ معاشی نظام بھی معاشرے کو ہر طرح سے معاشی ترقی کے لیے تیار کرتا ہے۔ جہاں ایک طرف زیادہ سے زیادہ کمانے کا حق دیا وہاں پر ٹیکس بھی لگائے تاکہ غریبوں کی مدد کی جاسکے

ج۔ اسلام میں احتساب کا تصور

تعارف = احتساب کا لفظی معانی ہے حساب کتاب اور اسلام کی رو سے اس سے مراد دنیا مرتبہ کے لحاظ سے ذمہ داری پر جواب دینا۔ جہاں دین اسلام نے اور حقوق و فرائض دیئے وہی پر دو طرح کا احتساب کا نظام بھی قائم کیا پہلا احتساب حاکم وقت اور دوسرا حاکم دنیا کے ہاں۔ جبکہ مغرب میں صرف ایک کا تصور ہے اور وہ ہے دنیاوی احتساب ذیل میں تفصیل بیان کی جا رہی ہے۔

قرآن مجید کی روشنی میں =

قرآن مجید کی روشنی میں واضح حکم صادر کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

"مالک ہے روز جزا کا"

یعنی اللہ تعالیٰ آخرت والے دن حساب کتاب کریں گے اور اس کے لحاظ سے سزا و جزا کا اعلان کریں گے۔ چاہیے وہ انسان کے اعمال کا ہو یا وہ انسان یا حاکم وقت کی ذمہ داریوں کا ہو۔

حدیث نبیؐ کی روشنی میں =

آپؐ نے اس حاکم وقت کے لیے بہت سخت وعید سنائی ہیں جو اپنے ذمہ کام میں کوتاہی کرے۔ جیسا کہ آپؐ کا ارشاد ہے۔

"کوئی حاکم جو مسلمانوں کی حکومت کا کوئی منصب سنبھالے اور ذمہ داریاں ادا کرنے میں جان نہ لڑائے اور خلوص نیت سے کام نہ کرے تو وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔"

اس حدیث سے احتساب کی اہمیت بیان ہو جاتی ہے

Scanned with CamScanner

آپؐ کے دور میں احتساب کا تصور

آپؐ نے اسلامی ریاست کے قیام کے فوراً بعد احتساب کا عمل شروع کیا آپؐ اکثر فیصلہ خود فرماتے تھے اور اس کے علاوہ گورنرز کا تقرر کرتے وقت بھی نصیحت فرماتے آپؐ کا فرمان ہے:

"حاکمِ وقت کا اپنی رعایا میں تجارت کرنا بدترین خیانت ہے۔"

گورنرز اور تاجروں کا احتساب:

آپؐ گورنرز اور تاجروں کا احتساب خود فرماتے تھے گورنرز کے مال کا احتساب اور اس کے علاوہ اُن کے ذمہ داریوں کا احتساب۔ اسی طرح تاجروں کا بھی آپؐ اکثر بازار میں جاتے اور تاجروں سے چیزوں کے بارے میں سوال جواب کرتے تھے۔ آپؐ کا فرمان ہے "جو شخص دھوکا فریب کرے وہ ہم میں سے نہیں"

عہد صدیقی میں احتساب کا تصور

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے بھی آپؐ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے گورنرز اور تاجروں کا احتساب کیا ایک دفعہ آپؓ نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو ایک شخص سے زکوٰۃ لینے کے لیے بھیجا مگر آپؓ نے اس کو قتل کر دیا۔

اس شخص کا بھائی شاعر تھا اور اس نے یہ پیغام دیا
کہ حضرت خالد بن ولیدؓ نے جان بوجھ کر قتل کیا
تھا۔ آپؓ نے حضرت خالد بن ولیدؓ کا احتساب
کیا

عہدِ فاروقی میں احتساب کا تصور

آپؓ نے احتساب عدالتوں کا قیام کروایا اور
حج کے مواقع پر تمام گورنرز کو مکہ بلواتے اور ان
کے خلاف شکایات سنی جاتی اور وہیں سزا دی
جاتی۔

عہدِ عثمانی میں احتساب کا تصور

آپؓ بھی حضرت عمرؓ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے
احتساب کے عمل کو آگے بڑھایا۔ عالی شان زندگی
گزارنے پر ابو موسیٰؓ کو معزول کر دیا اور حضرت
سعد بن ابی وقاصؓ کو بیت المال سے زیادہ قرضہ
لینے پر معزول کر دیا۔

عہدِ علیؓ میں احتساب کا تصور

آپؓ نے خلفاء راشدین کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے
احتساب کے عمل کو جاری رکھا

Scanned with CamScanner

حاصلِ بحث:

اس مندرجہ بالا بحث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ دین اسلام نے جہاں اور حقوق اور فرائض دیئے ہیں وہیں پر احتساب کا نظام بھی دیا ہے تاکہ کوئی فرد غلط کام کرنے سے پہلے سوچے کہ اس نے دو جگہ جواب دینا ہے۔

سبق پھر پڑھ صداقت کا شجاعت کا دیانت کا
کام تجھ سے لیا جائے گا دنیا کی امامت کا

Scanned with CamScanner